ظہورِ قدسی صلی اللہ علیہ وسلم

امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ

''رات لیلۃ القدر بنی سنوری ہوئی نکلی اور خَیْــرٌ مِّــنْ اَلْفِ شَھْرٍ بانسری بجاتی ہوئی ساری دنیا میں پھیل گئی۔ موکلانِ شب قدر نے مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلاَمٌ کی سیجیں بچھا دیں۔ ملایکانِ ملاءِ الاعلیٰ نے تَنَــزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا شہنائیاں شام سے بجانی شروع کردیں۔ حوریں بِاِذْنِ رَبِّھِمْ پروانے ہاتھوں میں لے کر فردوس سے چل کھڑی ہوئیں اور ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ میعادی اجازت نے فرشتگانِ مغرب کو دنیا میں آنے کی رخصت دے دی۔ تارے نکلے اور طلوعِ ماہتاب سے پہلے عروسِ کائنات کی مانگ میں موتی بھر کر غائب ہوگئے۔ چاند نکلا اور اس نے فضائے عالم کو اپنی نورانی ردائے سیمیں سے ڈھک دیا۔ آسمان کی گھومنے والی قوسیں آپ اپنے مرکز پر ٹھہر گئیں۔ بروج نے سیاروں کے پاؤں میں کیلیں ٹھونک دیں۔ ہوا جنبش سے، افلاک گردش سے، زمین چکر سے اور دریا بہنے سے رک گئے۔ کارخانہ قدرت کسی مقدس مہمان کا خیر مقدم کرنے کے لئے رات کے بعد اور صبح سے پہلے بالکل خاموش ہوگیا۔ انتظام واہتمام کی تکان نے چاند کی آنکھوں کو جھپکا دیا، نسیم سحری کی آنکھیں جوشِ خواب سے بند ہونے لگیں۔ پھولوں میں نکہت، کلیوں میں خوشبو، کونپلوں میں مہک محوِ خواب ہوگئی۔ درختوں کے مشام خوشبوئے قدس سے ایسے مہکے کہ پتا پتا مخمور ہوکر سربسجود ہوگیا۔ ناقوس نے مندروں میں بتوں کے سامنے سر جھکانے کے بہانے آنکھ جھپکائی۔ برہمن سجدے کے حیلے سر بہ زمین ہوگیا۔ غرضیکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ ایک منٹ کے لئے غیر متحرک ہوگیا۔ اس کے بعد وہ لمحہ آگیا، جس کے لئے یہ سب انتظامات تھے۔ فرشتوں کے پرے خوشیوں سے بھرے آسمانوں سے زمین پر اترنے لگے اور دنیا کے جمود میں ایک بیدار انقلاب پوشیدہ طور پر کام کرتا ہوا نظر آنے لگا۔ ملہمِ غیب نے منادی کی کہ افضل البشر، خاتم الانبیاء، سراپردۂ لاہوت سے عالم ناسوت میں تشریف لانے والے ہیں۔ رات نے کہا: میں نے شام سے یکساں انتظار کیا ہے کہ اس گوہرِ رسالت کو میرے دامن میں ڈال دیا جائے۔ دن نے کہا: میرا رتبہ رات سے بلند ہے، مجھے کیوں محروم رکھا جائے۔ دونوں کی حسرتیں قابلِ نوازش نظر آئیں۔ کچھ حصہ دن کا لیا، کچھ رات کا۔ نور کے تڑکے نورِ علیٰ نور کی نورانی آوازوں کے ساتھ دستِ قدرت نے دامنِ کائنات پر وہ لعلِ بابہار رکھ دیا، جس کے ایک سرسری جلوے سے دنیا بھر سے ظلمت کدے منور اور روشن ہوگئے۔ سرزمین حجاز جلوۂ حقیقت سے لبریز ہوگئی۔ دنیا جو سرورِ جمود کی کیفیت میں تھی اک دم متحرک نظر آنے لگی۔ پھولوں نے پہلو کھول دیے، کلیوں نے آنکھیں وا کیں، دریا

بہنے لگے، ہوائیں چلنے لگیں، آتش کدوں کی آگ سرد ہوگئی، صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی، لات ومنات، ہبل وعزّیٰ کی توقیر پامال ہونے لگی، قیصر وکسریٰ کے فلک بوس بروج گر کر پاش پاش ہوگئے، درختوں نے سجدۂ شکر سے سر اٹھایا، رات کچھ روٹھی ہوئی سی، چاند کچھ شرمایا ہوا سا، تارے نادم ومحجوب ہوکر رخصت ہوئے اور آفتاب شان وفخر کے ساتھ مسرت ومباہات کے اجالے لئے ہوئے کرنوں کے ہار ہاتھ میں، قندیل نور تھال میں، ہزاروں ناز وادا کے ساتھ اُفقِ مشرق سے نمایاں ہوا، حضرت عبداللہ کے گھر میں، آمنہ کی گود میں، عبدالمطلب کے گھرانے میں، ہاشم کے خاندان میں اور مکہ کے ایک مقدس مکان میں خلاصۂ کائنات، فخر موجودات، محبوب خدا، امام الانبیاء، خاتم النبیین، رحمۃ للعلمین یعنی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ تشریف فرمائے بصد عز وجلال ہوئے۔ سبحان اللہ ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ کتنی مقدس جس نے ایسی سعادت پائی اور پیر کا روز کتنا مبارک تھا جس میں حضور ﷺ نے نزولِ اجلال فرمایا:

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

احرار ورکرز کنونشن
17 مارچ 2012 ہفتہ صبح ۱۰ بجے تا رات ۱۰ بجے
احرار ختم نبوّۃ کانفرنس
18 مارچ 2012 اتوار بعد نمازِ مغرب
ناظم اجتماع: میاں محمد اویس
مقام دفتر مجلس احرار اسلام 69-سی حسین سٹریٹ وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور
0300-4240910
042-35912644
35914565